سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۶ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم - چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ ۔ ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش ۔ ۱۴ شوال ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۶۵ء ۔ نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

۰۔ ربوہ ۱۵ فروری کل بعد نماز مغرب مکرم مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ نے دارالرحمت وسطی کی مسجد میں محلہ کی خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے متعدد نہایت ایمان افروز ذاتی واقعات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مبلغین اسلام کی فوق العادت مدد کرتا ہے۔ آخر میں آپ نے دین کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ جو شخص دین کے لئے زندگی وقف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دینی اور دنیوی برکات سے نوازتا ہے۔

۰۔ انصار اللہ کے تعمیر فنڈ میں اس وقت کوئی رقم نہیں اور بعض ضروری تعمیری کام مدنظر ہیں۔ اس لئے اراکین اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور کم از کم ایک روپیہ فی رکن یا حسب استطاعت چندہ جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ خیراً (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسابات رکھنے کی غرض سے مجالس کے لئے فارم کھاتہ وروزنامچہ چھپوائے ہیں۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اپنی اپنی ضرورت سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ انہیں مطلوبہ تعداد میں فارم بھجوائے جاسکیں۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۰۔ "فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبر بھی ایک عبادت ہے جس کے بدلے میں بے حساب انعام ملتے ہیں

بے حساب اجر کا وعدہ صابروں کے واسطے ہے دوسری عبادتوں کیلئے نہیں

"اِس جماعت میں جب داخل ہوئے تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس دُکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اُس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپؐ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہوگئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دُکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی۔ تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دُکھ نہ دیتے اور دُکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دُکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادات کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دُکھ پر دُکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے۔ اور دُکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۴ تا ۲۳۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ فروری ۶۵ء

فقہی اختلافات کا علاج

فقہ اگرچہ ایک نہایت ضروری چیز ہے تاہم اسلام کی تاریخ میں مسلمانوں میں مختلف فرقے فقہی اختلافات کی وجہ سے زیادہ تر ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ فقہ بذاتِ خود ایک اچھی چیز ہے اس کے بغیر فہم قرآن و دین عامیوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اور جہاں تک فقہی اختلافات کا تعلق ہے فی ذاتہٖ ان کو بھی ہم بُرا نہیں کہہ سکتے تاہم یہ حقیقت بھی ظاہر و باہر ہے کہ فقہی اختلافات ہی بڑی حد تک مسلمانوں میں فرقہ بندی کی وجہ بنے ہیں۔

فقہ کے چار سکول تو مسلّمہ طور پر مشہور ہیں۔ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔ ان مختلف فقہی زمروں میں مسلمان بٹے ہوئے ہیں۔ ہر شخص جو کسی زمرے سے تعلق رکھتا ہے اسی کی فقہ کو صحیح سمجھتا ہے۔ باقی تمام اختلافی تشریحات کو غیر حق قرار دیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شاید ہی اسلام کا کوئی مسئلہ ہو جس میں فقہی اختلاف نہ ہو۔ یہاں تک کہ قرآنِ مجید اور احادیث کی توجیہات کے متضاد کی حد تک معنی کئے جاتے ہیں۔ ان چار سکولوں کے بھی آگے باہم بہت سے اختلافی مسائل ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور بھی فرقے ہیں جو فقہی اختلافات پر تو نہیں کہے جا سکتے مگر ان کے اختلافات کے کئی دیگر وجوہات ہیں۔ مثلاً اہلِ حدیث ہیں جو اپنے آپ کو غیر مقلّد یا موحد بھی کہتے ہیں اور جو کسی فقہی سکول کے پیرو کو مقلّد کا نام دیتے ہیں آجکل ایک نیا فرقہ ہے جو اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلاتا ہے۔ اور احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھتا ہے۔

ہم یہاں مسلمانوں کے تمام فرقوں پر حصر نہیں کرنا چاہتے صرف یہ دکھانا منظور ہے۔ اسلام میں آج بہت سے فرقے محض فقہی اختلافات کی وجہ سے پ[illegible] ہو گئے ہیں اور ان میں یہ اختلاف تلخی کی حدود تک پھیلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ تو ذرا ذرا سے اختلاف کی وجہ سے خون خرابہ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے تقریباً ہر مسئلہ میں فقہی اختلافات موجود ہیں چنانچہ نماز کی ادائیگی میں بھی اختلافات ہیں مثلاً رفع یدین۔ رفع سبابہ اور آمین بالجہر تو ایسے ظاہرا اختلافات ہیں کہ آئے دن ان اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اکثر جنگ و جدل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اس صورتِ حال نے بعض سوچنے والے لوگوں کو سخت مضطرب کر رکھا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یا تو یہ اختلافات مٹ جائیں اور یا کوئی اور ایسی صورت ہو جس سے ان اختلافات کی تلخیاں ختم ہو جائیں چنانچہ المنبر کے ایڈیٹر صاحب اپنے ایک حالیہ اداریہ میں فرماتے ہیں :۔

"ہوا یہ کہ ان سطور کے راقم نے محض اللہ تعالےٰ کی عنایت و ہدایت سے یہ بات کچھ عرصہ قبل سمجھی کہ آج مسلمان جو مذہبی فرقوں اور سیاسی جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل درست نہیں ہے، اسلام کا مزاج، اس امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے ہر فکر اور عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اسلام اس امت کو "امتِ واحدہ" دیکھنا چاہتا ہے، اس کے افراد کے باہمی تعلق کو وہ اپنے ہی ارد گرد گھومنے، بلکہ اپنی ذات سے وابستہ دیکھنے ہی کا آرزومند ہے اور اسلام کا مزاج اس اشتراک کو گوارا نہیں کرتا کہ کسی شخص سے جڑنے یا اس سے کٹنے کی وجہ اسلام کے سوا کوئی اور چیز بھی ہو — بالفاظِ دیگر، اسلام ہم سب سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم حنفی، مالکی، شافعی حنبلی، اہلحدیث اور اس طرز پر سیاسی تقسیم کے ہر زاویہ کو اسلام کے بالمقابل، وجہ اتحاد ہرگز نہ سمجھیں بلکہ ہم ایک شخص سے اگر تعلق رکھیں تو صرف اس بنا پر کہ وہ کس حد تک اسلام — نفسِ اسلام سے محبت و اخلاص رکھتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ جس مسلک کو فقہی یا اسلوبِ دعوت و تبلیغ کو اس نے اختیار کر رکھا ہے وہ آپ کے مسلک و اسلوب سے ہم آہنگ ہے یا نہیں؟"

(المنبر ۱۲ ۲/۶۵ ص۳)

اگرچہ المنبر کے ایڈیٹر نے اب اس بات کو محسوس کیا ہے تاہم یہ بات عام طور پر فکر و غور کرنے والے مسلمان محسوس کرتے آئے ہیں اور اپنی اپنی جگہ اس کا علاج بھی کچھ نہ کچھ پیش کرتے رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

المنبر کے ایڈیٹر صاحب نے بھی ایک علاج سوچا ہے اور اس علاج کو بیان کرنے کیلئے انہوں نے یہ اداریہ بھی سپردِ قلم کیا ہے۔ مدیرِ محترم کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

"آج کرنے کا بہت بڑا کام یہ ہے کہ ایسے دینی مراکز قائم کئے جائیں جو حنفیت و اہلحدیثیت کے امتیازات سے پاک ہوں، جن کا اصول برّ و تقویٰ کی بناء پر تعاون و احترام ہو اور فقہی مسلک و سیاسی مشرب کو وہاں کوئی مؤثر حیثیت حاصل نہ ہو البتہ اس بات کا اہتمام وہاں کیا جاتا ہو کہ ہر شخص آزادی کے ساتھ اپنے مسلک پر عمل پیرا رہے، اس نے اپنے علم کی بنا پر عبادات و معاملات میں جس مکتبِ فکر کو اقرب الی الصواب پایا ہو وہ اس پر بلا جھجک بلکہ کامل شوق اور استقامت کے ساتھ عمل کرے۔" (ایضاً)

آپ کی تجویز یہ ہے کہ ایسے دینی مراکز قائم کئے جائیں مثلاً ایسے مدارس یا مکاتب کھولے جائیں جہاں ہر فرقہ کے اہلِ علم حضرات جمع ہو سکیں۔ اس کا جواب کہ کوئی ایسا مرکز قائم کرنا آسان نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ جواب غلط نہیں لیکن یہ بات بھی غلط ہے کہ یہ جواب ہی اس سوال کا صحیح جواب ہے۔

اس سوال کا صحیح جواب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے قلب و ذہن نے اس حقیقت کو پا لیا ہو اور اس کو حق تسلیم کر لیا ہو کہ اس وقت کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ایک ایسا مرکز قائم کیا جائے جو نفسِ اسلام کی بنیاد پر استوار ہو اور اس میں فرقہ داریت کو عمل دخل کی اجازت نہ ہو تو ایسے شخص پر شرعاً اور اخلاقاً یہ ذمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے لئے کمرِ ہمت کس لے اور اللہ ذوالجلال کی رضا طلبی کے لئے اس کام کا بیڑا اٹھا لے — رہا اعوان و انصار کا فراہم ہونا اور ذرائع و وسائل کا میسّر آنا۔ تو اس شخص کا ایمان یہ ہونا چاہیئے کہ اعوان و انصار اور وسائل و ذرائع کا خالق جب یہ چاہیگا کہ ایسا کام ہو تو وہ اپنے عرش سے اہلِ اخلاص کے قلوب کو اس ادارے کی جانب متوجہ فرما دے گا اور یہ اصحاب ایسے ادارے کو اپنے خون سے سینچنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔"

(ایضاً)

المنبر کے ایڈیٹر صاحب کا یہ جواب بالکل ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس کی مثال جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی اصول اپنی جماعت میں رائج کیا کہ فقہی اختلافات کو اسلام کے پیشِ نظر نظر انداز کر دینا چاہیئے اور جو بات اس کے نزدیک صحیح و ثابت ہو اس پر ہر شخص عمل پیرا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب مثلاً نماز میں کوئی فقہی اختلاف احمدیوں میں اہم نہیں سمجھا جاتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام جماعت میں یکسانی پیدا ہو گئی ہے۔

الغرض ایڈیٹر المنبر کی بات تو ٹھیک ہے مگر ہمارا یقین یہ ہے کہ ایسا شخص جو آجکل کے فقہی اختلافات سے بالا ہو کر سب لوگوں کو اسلام کے نام پر جمع کر سکتا ہے وہ مامور من اللہ ہی ہو سکتا ہے۔ کسی انسانی تدبیر سے یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا اور نہ اہلِ علم حضرات کے مراکز یا مدارس قائم کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اور جب کہ خود ایڈیٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے:۔

"لیکن ایسا مرکز قائم کرنا کوئی آسان بات ہے؟ اس سوال کا جواب بظاہر یہی دیا جائے گا کہ جب تمام دینی حلقے عصبیتوں میں مبتلا ہوں، جب دینی کاموں سے مالی اور علمی تعاون کرنیوالے حضرات اپنے اپنے فرقہ کے دائرے کے اندر محدود اپنے ہی کو دینی اسلوب کار قرار دے چکے ہوں تو جو شخص اس ماحول میں فرقہ داریت سے الگ رہ کر کوئی دینی ادارہ قائم کرے گا وہ اعوان و انصار کہاں سے حاصل کرے گا؟ اسے وسائل و ذرائع کن لوگوں سے میسّر آئیں گے؟ اور یہ ادارہ کے دن چل سکے گا؟"

(ایضاً)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

(۳)

امریکہ میں احمدیت کا پیغام پہلی مرتبہ ۱۸۸۵ء میں پہنچا۔ اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر ایک اشتہار کے ذریعہ تمام دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ یہ اشتہار اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور دنیا کے مختلف حصوں میں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مشہور لوگوں اور پادریوں وغیرہ کو بھجوایا گیا۔ اور اس امر کا اہتمام کیا گیا کہ کوئی صاحب اثر آدمی ایسا نہ رہ جائے جس تک یہ اشتہار نہ پہنچے۔ اس اشتہار کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت کے ساتھ انگریز قوم کو مخاطب کیا کہ وہ دین اسلام کی حقانیت کی طرف توجہ دیں۔ اس تبلیغ حق کا ذکر کرتے ہوئے حضور اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی وہ بیس ہزار اشتہار جو انگریزی اور اردو میں چھاپے گئے۔ اور پھر بارہ ہزار سے کچھ زیادہ سرگروہوں کے نام رجسٹری کرا کے بھیجے گئے اور ملک ہند میں ایک پادری بھی ایسا نہ چھوڑا جس کے نام وہ رجسٹری شدہ اشتہار نہ بھیجے گئے ہوں۔ بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی یہ اشتہار بذریعہ رجسٹری بھیج کر حجت کو تمام کر دیا گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اشتہار جب امریکہ پہنچا۔ تو وہاں کی بعض سعید روحوں کو اسلام کے مطالعہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ سب سے پہلا امریکن جو اسلام کی نعمت سے مشرف ہوا۔ وہ محمد الیگزنڈر ویب Webb تھا۔ مسٹر ویب امریکہ کے ایک قابل جرنلسٹ تھے۔ اور کئی اخباروں کے ایڈیٹر رہے ایک وقت امریکن حکومت نے انہیں فلپائن میں قونصل بھی مقرر کیا۔ ۱۸۷۲ء میں مسٹر ویب نے عیسائی مذہب ترک کر دیا۔ اور مختلف مذاہب کی تحقیقات کرتے رہے۔ اسی اثنا میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبلیغی اشتہار ملا۔ اور انہوں نے حضور سے خط و کتابت شروع کر دی ان کا پہلا خط حضور کی خدمت میں ۱۸۸۷ء میں پہنچا۔ حضور نے یہ خط و کتابت اپنی تصنیف شحنۂ حق میں درج فرمائی ہے۔ مسٹر ویب اسلام کی تعلیم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ نہ صرف یہ کہ اسلام قبول کر لیا۔ بلکہ قونصل کے عہدہ سے استعفیٰ دے کر امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام کرنے لگے۔ یہ تو ثابت نہیں کہ مسٹر ویب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہو۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے تادم وفات سلسلہ سے عقیدت رکھی۔ ریویو آف ریلیجنز انگریزی انہیں بہت پسند تھا۔ اور امریکہ میں اس کی اشاعت کے لئے ایک ہزار روپے بھجوائے۔ اس کے علاوہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی بھی کی۔ ۱۹۰۲ء میں ایک امریکن مسٹر اینڈرسن بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا اسلامی نام احمد تجویز فرمایا۔

ایک اور واقعہ جو امریکہ میں اشاعت اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ ڈاکٹر ڈوئی کی عبرتناک موت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے نتیجہ میں واقع ہوئی۔ یہ بدبخت شخص اسلام کا سخت درجہ دشمن تھا۔ اور پیغمبر ہونے کا دعوےٰ کرتا تھا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ کاذب اور مفتری کہتا تھا۔ اور اپنی خباثت سے آپ کو گندی گالیاں دیتا تھا۔ اس کی اسلام دشمنی اور اس توہین کو دیکھتے ہوئے جو وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے خلاف بددعا کی۔ اور اس طرح یہ بدزبان انسان کمال عروج کو پہنچ کر انتہائی ذلت کے گڑھے میں گرا اور سخت بیچارگی کی موت مر کر اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا زبردست ثبوت چھوڑ گیا۔ جو ہمیشہ یورپ اور امریکہ بلکہ تمام دنیا میں اسلام کی سچائی پر حجت کے طور پر قائم رہے گا۔

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کوئی معمولی انسان نہ تھا۔ "انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا" میں اس کا ذکر کیتھولک چرچ کے ایک فرقہ کے بانی کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ وہ خود اپنے آپکو ایک مذہبی پیشوا کے طور پر پیش کرتا تھا۔ اور نہ صرف علیٰ ہٰذا تثلیث اور یسوع مسیح کا اوتار ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ بلکہ وہ پیغمبر ہونے کا بھی مدعی تھا۔ اور اپنے معتقدین کو یہی تلقین کرتا تھا کہ وہ دل و جان سے اس کی پیروی کریں۔ کیونکہ وہ خدا کے وعدہ کے مطابق پیغمبر ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی ایک جادو بیان مقرر بھی تھا اپنی پُر جوش تقریروں سے اس نے لوگوں کو یقین دلا دیا تھا۔ کہ اس میں شفا دینے کی معجزانہ طاقت ہے۔ اور کہ آئندہ اسی کے وجود سے عیسائیت کا احیاء اور استحکام وابستہ ہے۔ چنانچہ بہت جلد جلد لوگ اس کے فرقہ میں داخل ہونے لگے۔ اور ۱۹۰۲ء میں اس نے خود اپنے معتقدین کی تعداد کا اندازہ اپنی ایک تقریر میں پانچ لاکھ بیان کیا۔ اس کے فرقہ کے لوگ نہ صرف امریکہ میں تھے بلکہ یورپ اور ایشیا میں بھی بیسیوں شاخیں اس کے فرقہ کی قائم ہو گئی تھیں۔ لوگوں کا اس سے اخلاص اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں لوگ اس کی تقریریں کو سنتے اور سر دھنتے۔ اور اس کی جوتیوں کو چھونا بھی اپنے لئے باعث برکت سمجھتے تھے۔ اور اس کے ایک اشارہ پر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ وہ اپنی اس کامیابی پر بہت نازاں تھا۔ اور تمام دنیا کو زیر کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ چنانچہ اس کے اپنے اخبار

"Leaves of Healing"

نے ۲۰ جون ۱۹۰۳ء کے پرچہ میں لکھا۔ کہ

"اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو ہم بیس سال میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے۔"

اس نے ایک شہر ملواکی اور شکاگو کے درمیان جھیل کے کنارے پر ایک پُر فضا علاقے میں آباد کیا۔ جس کا نام صیحون تھا۔ جس میں اس کے معتقدین دور دور سے آکر آباد ہو گئے۔ ڈاکٹر ڈوئی اس شہر کو عیسائیت کا عالمی مرکز بنانا چاہتا تھا۔ اور وہ یہاں بیٹھ کر دنیا بھر پر حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ بہر حال یہاں وہ مطلق العنان حاکم تھا۔ اور اس شہر کی معاشرت اقتصاد اور اس کی سیاست، سب اس کے تابع تھی اس طرح اس شہر کی دولت بھی ڈاکٹر ڈوئی ہی کی دولت تھی۔ چنانچہ اس کی دولت کا اندازہ کئی لاکھ ڈالر تک تھا۔ اس امر کا اندازہ کہ اسے امریکہ میں کس درجہ مقبولیت حاصل تھی اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب اس نے امریکن شہریت اختیار کی اور جج جوزف کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا تو حلف وفاداری کی رسم کے بعد جج جوزف گرے نے کہا۔

"انقلاب امریکہ کے زمانہ سے لے کر ممالک ریاست ہائے متحدہ میں ڈوئی سے بہتر کوئی شہری باہر سے آکر آباد نہیں ہوا۔"

ڈاکٹر ڈوئی اپنے عروج پر تھا اور اسلام اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بڑی بے باکی سے زہر اگل رہا تھا کہ اس کی قسمت کا پانسہ الٹ گیا۔ چنانچہ جب اس کی شوخی اور گستاخی انتہا تک پہنچ گئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مباہلہ کی طرف بلایا۔ کہ خدا تم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے۔

پہلے ۱۹۰۲ء میں یہ چٹھی حضرت اقدس نے ڈاکٹر ڈوئی کو بھجوائی۔ اور دسمبر ۱۹۰۳ء میں جب ڈاکٹر ڈوئی نے حضرت اقدسؑ کے خط کا جواب نہ دیا۔ تو حضور نے یہ چٹھی امریکن پریس کو بھی اشاعت کے لئے بھجوائی۔ چنانچہ امریکہ کے درجنوں اخبارات نے مباہلہ کے اس چیلنج کو شائع کیا۔ حضرت اقدس نے ۳۲ ایسے اخبارات کے نام حقیقۃ الوحی میں درج فرمائے ہیں جنہوں نے مباہلہ کے چیلنج کو شائع کیا تھا امریکن پریس میں دعوت مباہلہ کی اشاعت اس کثرت سے ہوئی کہ اس کی دھوم امریکہ سے نکل کر یورپ میں بھی مچ گئی۔ اور ہندوستان تک کے اخبارات نے بھی اس چیلنج مباہلہ کا ذکر کیا۔

اس چٹھی میں حضرت اقدس نے اپنے موقف کی وضاحت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ اسلام سچا ہے، اور عیسائی مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے۔ اور یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح ہیں۔ جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا۔ اور جس کے آنے کے متعلق سابقہ انبیاء نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ حضرت اقدس نے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ڈاکٹر ڈوئی اپنے رسول ہونے کے دعوے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ آپ سے مباہلہ کرے تو وہ آپ کی زندگی میں ہی بہت حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا۔ اور اگر مباہلہ نہ بھی کرے تو تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ اور کہ اس کے شہر صیحون پر بھی آفت آئے گی۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی نے اس چٹھی کا جواب نہ دیا۔ لیکن جب امریکن پریس میں اس کا بہت چرچا ہوا۔ اور اخباروں نے اسے جواب دینے پر مجبور کیا۔ تو اس نے اپنے اخبار میں یہ جواب دیا کہ:۔

"ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے۔ جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب

کیوں نہیں مگر کیا تم خیال کرتے
ہو کہ مَیں ان مچھروں اور مکھیوں
کا جواب دوں گا اگر مَیں ان پر
اپنا پاؤں رکھوں تو مَیں ان کو
کچل کر مار ڈالوں گا"۔

اس کے ساتھ ہی اُس نے عیسائیت کی سربلندی کے دعوے پھر دُہرائے اور پھر دعا کی کہ مذہب اسلام دنیا سے مٹ جائے۔

یہ گویا اس کی ذلّت اور موت کا الارم تھا چنانچہ اس کے بعد وہ جلد از جلد ذلّت کے گڑھے میں گرتا چلا گیا حضرت اقدس کی عمر اس وقت ستّر سال سے متجاوز تھی اور ڈاکٹر ڈوئی پچاس سال کا تنومند انسان تھا مگر باوجود اپنی عمدہ صحت کے جس پر وہ فخر کیا کرتا تھا اُس پر اُس وقت فالج کا حملہ ہؤا جب وہ ہزاروں کے مجمع میں خطاب کرنے کے لئے کھڑا ہؤا تھا انہیں اپنی تعلّیوں اور زورِ خطابت سے مسحور کرنا چاہتا تھا تقریر کے دوران میں ہی وہ بے بس ہو گیا اور اُس کے مصاحبوں نے اسے سنبھالا اُسکے بعد اُس کی حالت بڑی تیزی کے ساتھ بگڑنے لگی وہ بحالیٔ صحت کے لئے جمیکا چلا گیا اس کے پیچھے اُس کے کارکنوں نے مشن کے حسابات چیک کئے تو اُن میں لاکھوں روپیہ کا غبن ثابت ہؤا اور اس امر کا بھی انکشاف ہؤا کہ ڈاکٹر ڈوئی بڑی بھاری رقمیں حسین وجمیل دوشیزاؤں پر صرف کرتا تھا اور اس کے علاوہ قیمتی شراب پر بھی بہت رقم خرچ کرتا تھا حالانکہ وہ اپنے لیکچروں میں شراب کے خلاف بیانات دیتا تھا اس پر اُسکے ساتھیوں نے اسے مشن سے بے دخل کر دیا وہ سخت غصہ میں جمیکا سے واپس آیا اور مشن فنڈز کے قبضہ کے لئے عدالت کی طرف رجوع کیا مگر عدالت نے فیصلہ اس کے خلاف دیا اُس کا اُسے اس قدر شدید صدمہ ہؤا کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ چنانچہ مارچ ۱۹۰۷ء میں سخت بے چارگی اور دیوانگی کے عالم میں مر گیا امریکن پریس نے اس کی موت پر اداریئے لکھے جس میں اس امر کا اقرار کیا کہ اس کی موت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق واقع ہوئی ہے۔ امریکہ کے ایک اخبار "The Sunday Herald Boston" نے اپنے ۲۳ رجون ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں مفصل رپورٹ شائع کی اور حضرت اقدس کی فوٹو کے علاوہ حضور کے دعاوی کا بھی ذکر کیا۔ ۱۹۶۱ء میں مجھے امریکہ جانے کا اتفاق ہؤا تو مَیں صیحون شہر میں بھی گیا تھا کہ مَیں خود اس نشان کو دیکھوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی سچائی کے لئے امریکہ میں ظاہر ہؤا اور جس کا اثر تمام دنیا پر محیط ہے۔ مَیں جب صیحون پہنچا تو مَیں نے کوشش کی کہ لوگوں سے ڈاکٹر ڈوئی کے حالات کا پتہ لگاؤں مگر جس کسی سے بھی پوچھتا وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کرتا گویا وہ شخص جو پیغمبر ہونے کا مدعی تھا اب اتنا گمنام تھا کہ خود اس کے بسائے ہوئے شہر میں بھی اسے کوئی نہ جانتا تھا۔ پھر مَیں اس قبرستان میں بھی گیا جہاں ڈوئی مدفون ہے لیکن وہاں اس کی قبر ملنی مشکل ہو گئی حتیٰ کہ قبرستان کے Caretaker کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔ یہ انجام ہے اس شخص کا جو اسلام کو مٹانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ امریکہ کے لوگوں کے لئے خاص طور پر اس واقعہ میں عظیم الشان نشان ہے کاش وہ غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی (تتمہ میں صفحہ ۶۹ تا صفحہ ۸۰) تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور حضور نے اس نشان کو اسلام کے لئے فتح عظیم قرار دیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اس کے مرنے سے (یعنی ڈوئی کے۔ ناقل) ایک بڑا حصّہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ حامیٔ صلیب تھا۔ جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہو گئی کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہو سکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہو گئے تھے جو بڑے مالدار تھے بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا وجود اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا اس کی طرح شہرت ان کی تھی اور نہ اس کی طرح کروڑ ہا روپیہ کے وہ مالک تھے پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا (حضور یہاں حاشیہ میں فرماتے ہیں الحمد للہ کہ آج نہ صرف میری پیشگوئی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی کمال صفائی سے پوری ہو گئی)

اس سے آگے حضور فرماتے ہیں:-

"اگر مَیں اس کو مباہلہ کے لئے نہ بلاتا اور اگر مَیں اس پر بد دعا نہ کرتا اور ۲

۲ اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اُس کا مرنا اسلام کی حقیقت کے لئے کوئی دلیل نہ ہوتا لیکن چونکہ مَیں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کر دیا تھا وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ مَیں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلّت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہو گیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا"۔

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۸)

(باقی)

طلوعِ سحر

(از مکرم عبد الرشید صاحب تبسم ایم۔اے)

مَیں کر رہا ہُوں مسخّر نظامِ شمس و قمر
مگر نہیں ہیں مرے بس میں میرے قلب و نظر

مقیمِ خانہ ہوں لیکن رواں دواں ہوں مدام
بتائے کوئی مجھے یہ حضر ہے یا کہ سفر

بجھے چراغ ہزاروں ستارے ڈوب گئے
کمال منظرِ عبرت ہے یہ طلوعِ سحر

دلیلِ قربِ قیامت اب اور کیا ہو گی؟
پہنچ گئی ہے تری زُلف کھل کے تا بہ کمر!

مَیں سوچتا ہوں یہ اس کا جلال ہے کہ جمال
جہانِ کہنہ کو جس نے کیا ہے زیر و زبر

چمن وہ مَیں نے چُنا اپنے آشیاں کے لئے
جہاں خزاں کی پہنچ ہے نہ بجلیوں کا گذر

کل ان کے زیرِ نگیں ہونگے تخت و تاجِ شہی
جو آج کوچۂ دلدار میں ہیں خاک بسر

نفس کے سوز سے کرتا ہوں پتھروں کو گداز
یہی ہے معجزہ میرا یہی ہے میرا ہُنر

یہی رضا ہے تو دُنیا کی دولتیں بھی سہی
وگرنہ تم ہو فقط میرا مُدّعائے نظر

اُجاڑنے پہ تُلے ہیں چمن کو اہلِ خرد
سنائی وحشیوں نے دشت میں مجھے یہ خبر

تبسم آ اب جو کنایوں سے پُر ہے تیرا سخن
ضرور انجمنِ یار میں ہے تیرا گذر

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کا جواب

سوال:۔ ماہ رمضان المبارک میں تراویح کے ساتھ وتر کی نماز بھی باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ اگر رمضان میں وتر باجماعت پڑھنے کی اجازت ہے تو دوسرے دنوں میں کیوں نہیں؟

جواب:۔ رمضان المبارک میں وتر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بارہ میں کوئی واضح حکم میرے علم میں نہیں ہے البتہ ایسی احادیث موجود ہیں جن سے استنباط ہوتا ہے کہ رمضان میں تراویح کے ساتھ وتر بھی باجماعت ہی ادا کئے جاتے تھے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث قابل غور ہیں:۔

۱۔ اخرج ابن حبان فی صحیحہ من حدیث جابرؓ انہ صلے اللہ علیہ وسلم صلّٰی بھم ثمان رکعات ثم اوتر۔

(نیل الاوطار ۳/۵۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو آٹھ رکعت نماز پڑھائی اور پھر وتر پڑھائے۔

۲۔ عن السائب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطابؓ ابی بن کعبؓ وتمیم الداریؓ ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ۔

(موطا مالک ص۱/۴۰)

یعنی حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو فرمایا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت (بشمول وتر) نماز تراویح پڑھایا کرو۔

۳۔ اخرج ابوداؤد ان ابی بن کعبؓ کان یؤمھم فی التراویح ویقنت فی النصف الآخر من رمضان۔

(حاشیہ شرح وقایہ ۱/۲۰۰)

یعنی حضرت ابیؓ تراویح پڑھاتے اور صرف رمضان کے نصف آخر میں وتروں میں قنوت پڑھتے۔

ان احادیث کی بنا کر ائمہ فقہ رمضان المبارک میں وتر باجماعت ادا کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حنفیوں کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:۔

لا یصلی الوتر بجماعۃ فی غیر رمضان علیہ اجماع المسلمین۔ (ہدایہ ۱/۱۱)

یعنی رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں وتر باجماعت ادا نہ کئے جائیں۔

سوال:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنک سے آمدہ سود کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کی اجازت دی تھی۔ کیا یہ جائز ہوگا کہ ارادۃً کچھ روپیہ کسی ایسے کاروبار میں جہاں سے سود کی خاطر خواہ رقم آنے کی توقع ہو اس غرض سے لگایا جائے کہ اس سود کی رقم سے مسجد تعمیر کرائی جائے۔

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کا تعلق صرف اس سود سے ہے جو بلا ارادہ اور بلانیت سرمایہ کے کسی تصرف کے نتیجہ میں آئے اگر ارادۃً سرمایہ کا تصرف اس غرض اور اس ڈھنگ سے کیا جائے کہ اس سے سودی آمدن ہو اور پھر اُسے راہِ خدا (تعمیر مسجد) یا اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے تو جائز نہیں بلکہ یہ ایک انتہائی معیوب صورت ہوگی۔

سوال:۔ بعض غیر احمدی عورتیں آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کا ختم کرواتی ہیں اور ہم احمدی مستورات کو بھی بوجہ واقفیت بلاتی ہیں۔ اگرچہ ان کو اپنی طرف سے سمجھایا جاتا ہے کہ ہم یہ آیت کریمہ پڑھتے ہیں مگر اس طرح ختم وغیرہ بدعات ہیں اس لئے ہم ان میں شامل نہیں ہوتے مگر ان کا دل ضرور بُرا ہوتا ہے۔ دوسرے وہ سمجھ بیٹھتی ہیں کہ ہم یہ آیت کریمہ نہیں پڑھتے۔ اس غلطی کے ازالہ کے لئے اور دوسرے ان کو اپنے اجتماعات پر مدعو کرنے کے لئے اگر ہم لوگ ان کے اس طرح کے ختم پر چلے جائیں اور وہاں آیت کریمہ پڑھ لیں اور موقعہ ملنے پر سمجھا بھی دیں کہ اس طرح آیت کریمہ پڑھ کر اس کی اجرت میں کھانا کھلانا جائز نہیں تو شرعاً اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب:۔ عبادت کا جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے اختیار نہیں کیا اُسے ہمیں بھی علی الاستقلال اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے رسوم میں شمولیت سے اجتناب بہتر ہے۔ سوائے اس کے کہ تعلقات قائم رکھنے کے لئے اشد ضروری ہو اور اس میں کوئی اجتماعی دینی مصلحت ہو۔ البتہ ۴۴

۴۴ صورت میں شامل ہونا جائز ہے۔ کیونکہ اصول میں کوئی خرابی نہیں۔ اس لئے کہ آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کو بطور ذکر بار بار پڑھنا یا قرآن کی تلاوت کرنا منع نہیں۔ بلکہ یہ تو موجب ثواب عظیم ہے قباحت کی صورت صرف رسم نے پیدا کی ہے اور ہم کو رسم اور بدعت سے بچنا چاہیئے پس یہ ایک نسبتی خرابی ہے جسے دینی مصلحتِ عامہ کی صورت میں نظر انداز کیا جا سکتا ہے تاہم سمجھانے اور اصل صورت حال کی وضاحت کے ذریعہ کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے کیونکہ اصل ثواب اسی صورت کے اختیار کرنے میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے +

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی ایک تقریر کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک سکھ اخبار کی طرف سے وضاحتی نوٹ

امرتسر سے شائع ہونے والے ایک سکھ ماہنامہ "گیان امرت" نے جنوری ۱۹۶۵ء کے پرچہ میں اور اس کے بعد روزنامہ "اکالی پترکا" جالندھر نے مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۵ء کے پرچہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر کا غلط مفہوم لے کر یہ سوال اٹھایا تھا کہ گویا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تقریر میں تمام سکھوں کو اجڈ قرار دیا ہے اور کسی بھی ساری کی ساری قوم کو اجڈ قرار دیدینا ایک نامناسب بات ہے اس سلسلہ میں خاکسار کا ایک مضمون الفضل مورخہ ۲۴ جنوری ۶۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی تھی کہ حضور نے سکھوں کے بارہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حضور کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ حضور نے کانگرسی ہندوؤں کے نظریات بیان فرمائے ہیں۔ اس مضمون کا خلاصہ "اکالی پترکا" جالندھر کے مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۵ء کے پرچہ میں پہلے صفحہ پر چوکھٹے میں شائع ہوا ہے۔

ہم مکرم سردار امر سنگھ جی دوسانجھ مینیجنگ ایڈیٹر روزنامہ "اکالی پترکا" جالندھر کے شکرگذار ہیں کہ انہوں نے اس مضمون کا خلاصہ شائع کر کے فراخدلی سے کام لیا ہے۔ نیز ایک صلح کل اور امن پسند دینی جماعت کے امام کے متعلق پیدا کی گئی غلط فہمی کا ازالہ کر دیا ہے۔ اور اپنے جملہ معزز قارئین کرام کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ یا جماعت احمدیہ دنیا کی کسی بھی قوم کو اجڈ کہنے کے لئے تیار نہیں۔ سکھ مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کے بہت قریب ہیں۔ گورونانک جی کو اسلام اور مسلمانوں سے بیحد محبت تھی۔ اور مسلمان بھی روز اول سے گورونانک جی کو اپنا ایک قابل احترام بزرگ تصور کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی سے متعلق یہ فرما کر کہ:۔

یقین ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور

(ست بچن)

گورو جی کے صاحب کشف اور صاحب الہام ولی اللہ ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔

اکالی پترکا میں شائع شدہ مضمون کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

مسلمان سکھ مذہب کا احترام کرتے ہیں

ربوہ ۲۷ جنوری۔ جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل ربوہ (پاکستان) کے ۲۴ جنوری ۶۵ء کے پرچہ میں شری عباداللہ صاحب گیانی نے ایک مضمون کے ذریعہ وضاحت کر دی ہے کہ جماعت احمدیہ سکھ قوم کو اجڈ نہیں سمجھتی۔ گیانی عباداللہ جی کے اسبارہ میں اپنے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

"حضور نے خود اپنی طرف سے ساری سکھ قوم کو اجڈ قرار نہیں دیا"۔

دوسرے مقام پر گیانی جی نے جماعت احمدیہ کے امام یعنی روحانی پیشوا کی ۴ مئی ۱۹۲۷ء کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"لوگ سکھوں کو بے جا جوشیلے کہتے ہیں۔ اور کم سمجھ کہتے ہیں۔ لیکن مجھ سے جو ملے ہیں۔ مَیں نے ان میں سعادت پائی ہے خصوصیت کے ساتھ ان پر بڑی اثر کرنے والی بات یہ ہے کہ مسلمان مواحد ہیں اور سکھوں میں توحید پر بڑا یقین پایا جاتا ہے...... پس جہانتک ہو سکے مسلمانوں کو سکھوں سے محبت رکھنی چاہیئے"۔

یاد رہے کہ سردار امر سنگھ جی دوسانجھ نے تمام سکھ قوم کو اجڈ کہنے کے لفظ پر اعتراض کیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے نامناسب ضد سے کام نہیں لیا اور سکھوں سے متعلق احترام بھرپور جذبات کا اظہار کر کے اس غیر ضروری اور بے معنی بحث کو ختم کر دیا ہے۔ (ترجمہ از اکالی پترکا جالندھر ۲۸ جنوری ۶۵ء) =

گیانی عباداللہ

تحریکِ دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے مورخہ ۱۶ ۱۲/۶۴ تا ۱۵ ۱/۶۵ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں عطایاجات بھجوائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دس روپے یا اُس سے زائد رقم بھجوانے والے احباب کے نام بغرض دعا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان سب کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

(مرزا منور احمد)

عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ۱۲/۶۴ تا ۱۵ ۱/۶۵

نمبر	نام	رقم
۱	بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا	۱۰ — ۰۰ روپے
۲	ملک محمود احمد صاحب اسسٹنٹ انجنئر ریلوے روڈ لاہور	۱۰۰ — ۰۰ "
۳	چوہدری محمد شفیع صاحب ہنجرا گجرات	۱۵ — ۰۰ "
۴	چوہدری بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال بیداد پور ضلع شیخوپورہ	۱۴ — ۵۰ "
۵	نجم الدین صاحب جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ	۶۲ — ۰۰ "
۶	چوہدری محمد شریف صاحب چک ۲۰۶ مراد بہاول نگر	۲۰ — ۰۰ "
۷	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰ — ۰۰ "
۸	لجنہ اماء اللہ چھانگا مانگا	۱۲ — ۰۰ "
۹	زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ شریف احمد صاحب	۱۰۰۰ — ۰۰ "

میّت کے لئے تابوت

مرحوم موصی احباب کی نعشوں کو ربوہ لاتے وقت بعض احباب تابوت کے سائز کا چنداں خیال نہیں رکھتے۔ اور اتنا بڑا بنوا لیتے ہیں۔ کہ ایک عام قبر میں اُسے دفن کرنے کے لئے مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ قبر کو اُس کے مطابق لمبا، چوڑا اور بنانے کے لئے کئی گھنٹے زائد وقت لگ جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسے کئی واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ دوست نعش کے لئے تابوت بنوانے میں یہ خیال نہیں رکھتے کہ موقعہ پر اس کے دفن کرنے میں کتنا زائد وقت خرچ ہوگا۔ اور دوستوں کو جو نعش کے دفن ہونے تک ساتھ ہوں گے۔ دن یا رات کو اور سردی یا گرمی میں کس قدر کوفت ہوگی۔ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ زائد لکڑی لگوا کر بے جا اسراف کر رہے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہ میت کو ہے۔ نہ خود اُن کو۔

پس احباب کی اطلاع کے لئے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سوائے استثنائی صورت کے تابوت کا عام سائز یہ ہے:۔

لمبائی سوا چھ فٹ۔ چوڑائی پونے دو فٹ۔ اونچائی اطراف سے ایک فٹ اونچائی درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔

مقامی کارکنان کو ایسے مواقع آنے پر نگرانی رکھنی چاہیئے۔ کہ سوائے استثنائی صورت کے کوئی تابوت لمبائی۔ چوڑائی اور اونچائی میں زیادہ حجم کا نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

لائل پور کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ ملک ہدایت اللہ صاحب نیوز ایجنٹ ملک بک سٹال کچہری بازار سے حاصل کریں۔ نیز جو احباب ڈاک سے پرچہ منگواتے ہیں۔ اگر وہ بھی ایجنسی کے ذریعہ پرچہ لینا چاہیں تو دفتر کو مطلع کر دیں۔ اُن کا پرچہ بھی بذریعہ ایجنسی کر دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وصیّت کرنے کے فوائد اور اس نظام کے شیریں ثمرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "نظامِ نو" میں فرماتے ہیں:۔

"خلاصہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وصیّت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیّت کا مال صرف لفظی اشاعتِ اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیّت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیّت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیّت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کا باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اُس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں (اور نہ بنا سکے ہیں۔ ناقل) نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں (اور نہ بنا سکے۔ ناقل) یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص۔ کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے۔ نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالےٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں۔ اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے۔ اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھدی گئی ہے۔"

(نظامِ نو صفحہ ۱۱۰-۱۱۱)

پس اے دوستو اور بھائیو۔ اور بہنو! جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنی جانیں تک راہ خدا میں دے رکھی۔ حضور کے اس قائم کردہ نظام وصیّت کو بھی اپنے عمل سے جلد اور بخوشی قبول کرو کہ اسی بابرکت نظام کو قبول کرنے سے ہمارا اور ساری دنیا کا امن وابستہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیّت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیّت لکھتا ہے۔ اور اس وصیّت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۲۵)

"مگر جلد کرو کہ جو دوڑ میں آگے نکل جاتے وہی جیتتا ہے۔" (نظامِ نو صفحہ ۱۱۲)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مربی انچارج ضلع لائل پور۔ ران پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ (انچارج اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)
- میرے بھائی جان نور علی خان صاحب محلہ حلقہ سول لائنز لاہور کی ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ (بشریٰ نعیمہ ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)
- میں عرصہ ۲ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہوں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہوں۔ (بشیر احمد آف ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور۔ ۱۵ فروری۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا ڈھانچہ درست نہیں اور یہ عالمی ادارہ اپنے فیصلوں پر عمل کرانے کی قوت سے محروم ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا مستقبل کچھ زیادہ روشن نہیں۔ صدر ایوب کل صبح لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ وہ برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین جنرل نی ون کو رخصت کرنے کے لئے آئے تھے اس کے بعد وہ خود بھی بذریعہ طیارہ راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

● پشاور ۱۵ فروری۔ برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین جنرل نی ون کل صبح جب لاہور پہنچے تو ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ پی آئی اے کا طیارہ جس میں معزز مہمان یہاں آئے ہیں گیارہ بج کر بیس منٹ پر ہوائی اڈے پر اترا۔ ان کے ہمراہ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان بھی پشاور آئے ہیں۔

پشاور کے ہوائی اڈے پر کمشنر پشاور مسٹر سرور حسن نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ پشاور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل الطاف قادر ممتاز شہری۔ ارکان قومی و صوبائی اسمبلی اور پشاور کے قبائلی سردار بھی تھے۔

● لاہور ۱۵ فروری۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ مختلف بین الاقوامی مسائل کے بارے میں پاکستان اور برما کا نقطۂ نظر اور طرز عمل بالکل ایک ہے اور دونوں ممالک میں قطعی کوئی اختلاف رائے نہیں ہے وزیر خارجہ برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین جنرل نی ون کو الوداع کہنے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے۔ برمی سربراہ یہاں دو روز قیام کے بعد پشاور روانہ ہو گئے۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان بھی ان کے ہمراہ پشاور روانہ ہو گئے ہیں۔

مسٹر بھٹو نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور برما کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان بین الاقوامی مسائل کے بارے میں مفاہمت اور ہم آہنگی کی وجہ ان دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی ہے جس کے نتیجے میں یہ دونوں ایک دوسرے کے اور قریب آ رہے ہیں۔

● نئی دہلی ۱۵ فروری۔ مدراس اور جنوبی بھارت کے دوسرے صوبوں میں خونریز فسادات کے نتیجے میں بھارت میں لسانی مسئلہ اس قدر شدت اختیار کر گیا ہے اور اس معاملہ میں چوٹی کے رہنماؤں کے درمیان اس قدر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں کہ بھارت میں انتشار پھیل جانے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور سوتنترا پارٹی کے لیڈر تو اس بات پر بھی تیار ہیں کہ لسانی اعتبار سے بھارت کو تقسیم کر دیا جائے۔ بھارت کے وزیر پارلیمانی امور مسٹر ستیا نرائن سنہا مدراس کے دورہ کے بعد کل یہاں واپس پہنچے اور انھوں نے بتایا کہ بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے لسانی مسئلہ کا یہ حل پیش کیا ہے کہ زبان کے لحاظ سے بھارت کو تقسیم کیا جائے کیرالا کے سابق کمیونسٹ وزیراعلیٰ نمبودری پد نے بھی انتباہ کیا ہے کہ اگر ہندی کو مسلط کیا گیا تو بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

● کوالالمپور۔ ۱۵ فروری۔ ملائشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں کل سہ پہر کرفیو اٹھا لیا گیا ہے لیکن فوج اور پولیس بدستور سڑکوں پر گشت کر رہی ہے فوج سنگینوں اور مشین گنوں سے مسلح ہے۔ آج شہر میں مکمل سکون رہا پرسوں یہاں تقریباً پندرہ سو نوجوانوں نے جن میں لڑکیاں بھی شامل تھیں حزب مخالف کے بعض ارکان کی گرفتاری کے خلاف شدید احتجاج کیا تھا اور انھوں نے امریکی لائبریری پر حملہ کر دیا تھا۔ جس کے بعد فوج طلب کر لی گئی تھی

دریں اثنا سوشلسٹ فرنٹ کے ارکان کی گرفتاریاں کل بھی جاری رہیں یہ فرنٹ ملائشیا کے قیام کا مخالف ہے۔

● لاہور۔ ۱۵ فروری۔ فن ثقافت اور ادب سے متعلق افریشیائی ممالک کا پانچ روزہ سیمینار کل لاہور میں ختم ہو گیا۔ آخری اجلاس میں سب کمیٹیوں کی سفارشات پیش کی گئیں بھارت کے مندوب ڈاکٹر ملک راج آنند کی قیادت میں پہلی سب کمیٹی نے سفارش کی کہ کشمیر، ملائشیا چین اور بھارت کے سرحدی تنازعات پر امن ذرائع اور انصاف کے بین الاقوامی اصولوں کے مطابق طے کئے جائیں۔ اجلاس نے یہ سفارشات متفقہ طور پر منظور کر لیں۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ثقافت کے فروغ اور ایشیائی زبانوں کی ترویج کے لئے جرائد اور رسائل شائع کئے جائیں جن کے ذریعہ افریشیائی ممالک کے مفکر اور فنکار اپنی اپنی زبانوں سے دوسرے ممالک کو روشناس کرائیں۔

● پیکنگ ۱۵ فروری۔ پاکستان اور چین کے مابین کل سے ریڈیو ٹیلی فون سروس شروع ہو گئی ہے اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کی وزارت مواصلات کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا ہے۔

اپنے حوصلوں کو محدود اور اپنی نگاہوں کو کوتاہ نہ کرو تمہارا کام ساری دنیا میں تبلیغ کرنا ہے

آج سے ۴۳ سال قبل ایک نامور مبلغ اسلام کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پر معارف نصائح

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۲۲ء کو محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب حکیم مرحوم کے بغرض اعلائے کلمۃ اللہ نائیجیریا روانہ ہونے سے قبل انہیں جو بیش قیمت نصائح رقم فرما کر عنایت فرمائی تھیں ان کا ابتدائی حصہ ۱۶ر فروری کے الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔ ان نصائح کا ایک اور حصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے:-

"میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ عبادات الٰہی ایک سیڑھی ہیں جن کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس ان پر خاص نگاہ رہے اور جہاں تک ہو سکے نوافل اور ذکر الٰہی کا موقع نکالو۔ کیونکہ دیا بغیر تیل کے جل نہیں سکتا۔ اور عبادت وہ نل ہے جس کے ذریعہ سے انسان کے اندر معرفت کا تیل آتا ہے پس اس نل کو کھلا رکھو تا معرفت کا تیل آتا رہے اور ایمان کا دیا بجھ نہ جائے

اخلاق ایک نہایت ہی ضروری جز ایمان کا ہیں ان کے بغیر ایمان کا دعوےٰ کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ برتن کے بغیر پانی رہ سکتا ہے۔ اعلےٰ اخلاق کے پیدا کرنے کی کوشش کرو اور دوسروں میں پیدا کرو۔

اسلام کے ضعف کی اصل وجہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اخلاق کی کمزوری ہے۔ اسی وجہ سے دین میں خلل پڑا اور اسی وجہ سے دنیا ہاتھ سے گئی۔ پس اخلاق کو مضبوط پکڑو۔ اخلاق کی تلوار سے زیادہ کاٹنے والی اور کوئی تلوار نہیں دشمن بھی اس تلوار کا رعب مانتا ہے اور اپنوں کے اندر یہ ایسی مضبوطی پیدا کر دیتی ہے کہ ان کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور ان کی امیدیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔

تبلیغ میں اپنے وقت کو صرف کرو اور محنت سے اس کام کو کرو اور یاد رکھو کہ ہم نے اگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس حق کو نہ پہنچا دیا جو ہمیں ملا ہے تو پھر اس کا پہنچانا مشکل ہو گا۔ یہ مت خیال کرو کہ میں نے اِس کو تبلیغ کرنی ہے یا اُس کو۔ بلکہ یہ سمجھو کہ سب دنیا کو تبلیغ کرنا میرا فرض ہے اس لئے جلد جلد ایک علاقہ کو صاف کرو تا دوسرے کی طرف توجہ کر سکو ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ ساری دنیا کو اپنی کھیتی سمجھے اور تمام انسانوں کو اپنا گلہ۔ کیونکہ وہ خدا کا نائب ہے اور کونسی چیز اس کی نگرانی سے باہر نہیں۔ پس اپنے حوصلوں کو محدود مت کرو اور اپنی نگاہوں کو کوتاہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں بہت کرو کہ دعا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے اس سے ناممکن کام ممکن ہو جاتے ہیں اپنے لئے بھی دعائیں کرو اور سلسلہ کے لئے اور سلسلہ کے کارکنوں کے لئے بھی اور ان لوگوں کے لئے بھی جو آپ کے ہاتھ سے دین میں داخل ہوں اور ان کے لئے بھی جو ایمان نہیں لائے مگر آپ کی توجہ کے نیچے ہیں"

(الفضل ۳۰ر جنوری ۲۲ء)

ولادت

میرے برادر نسبتی چوہدری محمد عالم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے از راہ کرم نومولود کا نام احمد عالم تجویز فرمایا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازی عمر نیک صالح بننے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد احمد انور ایم اے۔ ٹی آئی کالج ربوہ)

انصار اللہ کا مالی سال

انصار اللہ کا مالی سال شروع ہو چکا ہے اراکین ابھی سے عزم کریں کہ وہ چندہ کا بقایا نہ ہونے دیں گے۔ عہدہ داران وقت پر وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ کا تازہ شمارہ

ماہنامہ انصار اللہ کے جملہ خریدار صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فروری ۱۹۶۵ء کا شمارہ انشاء اللہ العزیز ۱۸ر فروری کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے گا۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے

جماعتوں کی طرف سے سہ سالہ انتخابات بہت کم رفتار سے موصول ہو رہے ہیں اور جو انتخابات موصول ہو رہے ہیں وہ بھی نامکمل ہوتے ہیں، مثلاً منتخب شدہ عہدیداروں میں سے جو موصی ہوتے ہیں۔ ان کے وصیت نمبر درج نہیں ہوتے اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق شامل نہیں ہوتی۔ لہٰذا جماعتوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ انتخابات مقررہ میعاد ۱۵/۳/۶۵ تک جلد سے جلد کروا کر بھجوا دیں۔ اور انتخاب کی رپورٹ بھجواتے وقت منتخب شدہ عہدیداروں میں سے جو موصی ہوں ان کے وصیت نمبر اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق ضرور شامل کی جاوے۔

امراء اضلاع کو بھی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کو تاکید فرما دیں کہ ان کی جماعتوں کے انتخابات مقررہ میعاد ۱۵/۳/۶۵ تک دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ اور انتخاب کی رپورٹ ہر لحاظ سے مکمل ہونی چاہیئے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وصیت کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے بار چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت وعدہ ہو جاتا ہے پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا دیتا ہے"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

رمضان المبارک میں دعا کیلئے درخواست کرنے والوں کے لئے اعلان

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ناظر اصلاح و ارشاد)

رمضان المبارک بالخصوص آخری عشرہ میں احباب جماعت میں سے سینکڑوں احباب اور خواتین اور نوجوانوں نے مجھے دعا کے لئے لکھا تھا۔ میں نے مسجد مبارک میں یہ انتظام کیا تھا کہ ایسے احباب کے اسمائے گرامی اور خلاصہ درخواست درس القرآن کے بعد نماز عصر سے پہلے اور عشاء کی نماز اور تراویح سے پہلے سنا دیا جایا کرے۔ چنانچہ سارے رمضان میں باقاعدگی سے اعلان کیا جاتا رہا۔ آخری عشرہ میں اس کا اہتمام زیادہ کیا گیا سب درخواست دعا کرنے والوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حتی الامکان ان کے لئے بصورت مذکورہ بالا دعا کے لئے اعلان کیا جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کے نیک مقاصد میں کامیاب عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنے قرب کے مقام عطا فرمائے۔ اور تمام احباب کے لئے جو دوستوں نے دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ آمین۔